رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

المدد یا غوثِ اعظم

04-January-2018

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

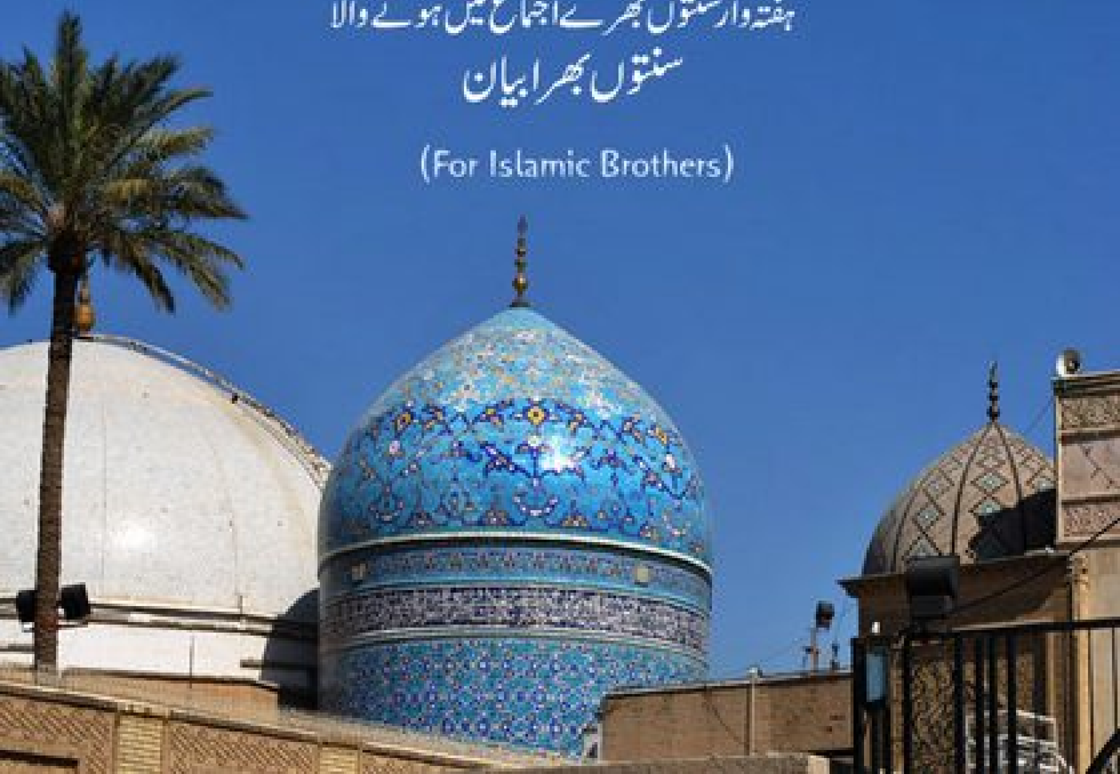

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرود شریف کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا عبدُ العزیز دَبّاغ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِس میں کوئی شُبہ نہیں کہ نبیِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرودِ پاک پڑھنا تمام اَعمال سے اَفضل ہے، یہ اُن ملائکہ کا ذِکر ہے، جو اَطرافِ جنّت میں رہتے ہیں اور جب وہ نبیِ کریم، رؤفٌ رّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ گرامی پر دُرودِ پاک پڑھتے ہیں تو اُس کی بَرَکت سے جنّت کُشادہ ہو جاتی ہے۔ (الابریز، الباب الحادی عشر فی الجنة، باب فی زیادۃ الجنة...الخ، ۳۳۸/۲)

www.dawateislami.net

جائیں نہ جب تک غُلام خُلد ہے سب پر حرام
مِلک تو ہے آپ کا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۶۹)

مختصر وضاحت:

یعنی اے مالکِ جنت پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ! آپ کی کیسی شان ہے کہ جب تک آپ کی اُمّت جنّت میں نہ جائے گی اس وقت تک کوئی بھی جنّت میں داخل نہیں ہو سکے گا جنّت تو آپ کی ملکیت ہے پھر آپ کی اجازت کے بغیر کوئی کیسے جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[(1)]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔
(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ،

---

1 ۔۔۔ معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی۔۔۔ الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔❀ بیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

المدد یاغوثِ اعظم

بغداد کے ایک عالمِ دِین نمازِ جمعہ کے بعد اپنے شاگردوں کے ساتھ فاتحہ خوانی کیلئے قبرستان گئے تو وہاں ایک سیاہ رنگ کا سانپ دیکھا تو انہوں نے اسے مار ڈالا۔ کچھ دیر کے بعد گردو غُبار اُڑی اور وہ اپنے شاگردوں کی نظروں سے اوجھل ہوگئے۔ اپنے استاد صاحب کی اچانک گمشدگی پر سارے طلبہ بڑے حیران و پریشان بیٹھے تھے۔ کچھ دیر بعد دیکھا کہ اُستادِ محترم اعلیٰ قسم کالباس پہنے چلے آرہے ہیں۔ جب ان سے مُعاملہ دریافت کیا گیا تو فرمانے لگے: مجھے جنّات اُٹھا کر ایک جزیرے (Island) میں لے گئے اور مجھے دریا میں غوطہ دینے کے بعد اپنے بادشاہ کے سامنے حاضر کر دیا۔ میں نے دیکھا کہ جنّات کا بادشاہ ننگی تلوار ہاتھ میں لئے تخت پر بیٹھا ہے اور اس کے سامنے ایک نوجوان کی لاش رکھی ہے جس سے خُون بہہ رہا ہے۔ جنّات کے بادشاہ نے میرے بارے میں پوچھا تو اسے بتایا گیا کہ یہی شخص اس کا قاتل ہے۔ یہ سنتے ہی بادشاہ غضبناک ہو کر کہنے لگا اس نے تیرا کوئی نُقصان نہیں کیا پھر بھی تُو نے اس کو ناحق قتل کر دیا؟ میں نے کہا: اس نوجوان کو میں نے قتل نہیں کیا آپ کے خُدّام مجھ پر اِلزام لگا رہے ہیں۔ خادموں نے کہا کہ اس کے قاتل ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ اس شخص کا عصا خُون سے آلُودہ ہے ۔ میں نے کہا یہ خون تو ایک سانپ کا ہے جسے میں نے مارا تھا۔ بادشاہ نے کہا جس سانپ کو تُو نے مارا تھا وہ میرا ہی بیٹا تھا۔ بادشاہ نے قاضی سے کہا یہ شخص قتل کا اقرار کر چکا ہے، لہٰذا اس کے قتل کا حکم صادر کیجئے۔ یہ سنتے ہی قاضی نے بھی میرے قتل کا حکم جاری کر دیا۔ اب جنّات کا بادشاہ تلوار لے کر مجھ

پروار کرنے ہی والا تھا کہ میں نے دل ہی میں محبوبِ سبحانی حضرت سَیِّدُنا شیخ عبد القادر جیلانی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مدد کیلئے پکارا تو اسی وقت ایک نورانی چہرے والا شخص نمودار ہوا اور بادشاہ سے کہنے لگا: اس عالمِ دِین کو قتل نہیں کرو یہ سلطانُ الْاولیاء حضرت سَیِّدُنا غوثِ اعظم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مرید ہے اگر غوثِ پاک نے اس کے قتل کے بارے میں تم سے پوچھ لیا تو کیا جواب دو گے؟ جِنّات کے بادشاہ نے سرکار غوثِ پاک کا نام سنتے ہی تلوار رکھ دی اور مجھ سے کہا کہ جو عزّت و تعظیم غوثِ اعظم کی میرے دل میں ہے اس کی خاطر میں نے تمہارا قصور معاف (Forgive) کیا اور اب تم اس مقتول کا جنازہ پڑھاؤ اور اس کی مغفرت کیلئے دعا کرو۔ اس کے بعد مجھے خلعت پہنا کر جنّات کے ساتھ رخصت کردیا۔ (تفریح الخاطر، ۱۰۳)

تھرتھراتے ہیں سبھی جنّات تیرے نام سے
ہے ترا وہ دبدبہ یا غوثِ اعظم دست گیر

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۵۴۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے معلوم ہوا کہ میرے آقا، غوثِ اعظم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ انسانوں کے ساتھ ساتھ جنّات کے بھی مُرشِد ہیں یعنی آپ سَیِّدُ الثَّقَلَیْن ہیں، ثقلین کے معنی ہیں انسان اور جنّات۔ جیسے ہمارے آقا مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایک لقب رسولُ الثقلین ہے یعنی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم جنّات اور انسانوں کے رسول، تو اسی طرح غوثِ پاک بھی جنّات اور انسانوں کے پیر و مرشد ہیں اور ان پر بھی آپ کی حکومت وسلطنت جاری ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے غوثِ پاک کی شان و عظمت بہت بڑی ہے آپ اپنے

چاہنے والوں کی مشکل کُشائی فرماتے ہیں، کوئی حاجت طلب کرے تو اس کی حاجت روائی فرماتے ہیں۔ کوئی مدد کیلئے پُکارے اور سچے دل سے فریاد کرے تو اس کی دادرَسی بھی فرماتے ہیں۔ آیئے! اس ضمن میں ایک بہت ہی پیاری حکایت سنتے ہیں، چنانچہ

ایک شخص جس کے باپ کا انتقال ہوچکا تھا، اس نے حضور سَیِّدُنا غوثُ الاعظم رَحمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: "گزشتہ رات، خواب میں اپنے والد کو عذاب میں مبتلا دیکھا تو میرے والدِ مرحوم نے مجھ سے کہا کہ "مجھے عذابِ قبر میں مبتلا کر دیا گیا ہے، تم غوثِ اعظم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس جاکر میرے لئے دُعائے مغفرت کراؤ۔" غوثِ پاک رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دریافت فرمایا کہ "کیا تمہارے والد کبھی میرے مدرسے کے سامنے سے گزرے تھے؟" اس شخص نے جواب دیا: "جی ہاں۔" یہ سن کر آپ نے خاموشی اختیار کرلی، پھر وہ شخص اپنے گھر چلا گیا۔ رات کو اس نے اپنے والد کو خواب میں انتہائی خوش وخرم دیکھا، انہوں نے سبز لباس پہن رکھا تھا اور فرمارہے تھے کہ "غوثِ پاک رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دعا سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرا عذاب ختم کر دیا ہے اور انہی کے فیض سے مجھے یہ لباس پہنایا گیا ہے، لہٰذا میں تجھے ہدایت کرتا ہوں کہ ان کی خدمت میں حاضری اپنے لئے لازم کر لے۔" اس شخص نے یہ واقعہ غوثِ اعظم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے فرمایا کہ "خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھ سے یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ جو کوئی بھی میرے مدرسے کے پاس سے گزر جائے گا تو اس کے عذاب میں تخفیف کر دی جائے گی۔ (بھجۃ الاسرار، باب ذکر فضل اصحابہ و بشراھم، ص ۱۹۴)

مل گیا مجھ کو غوث کا دامن، فضلِ ربِّ کریم سے روشن
مِری تقدیر کا ستارہ ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی

غوث رَنج واَلَم مِٹاتے ہیں، اُس کو سِینے سے بھی لگاتے ہیں
آ گیا جو بھی غم کا مارا ہے واہ کیا بات غوثِ اعظم کی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص578، 577)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ شہنشاہِ بغداد حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کیسے مشکل کُشا اور حاجت روا تھے کہ ایک غمگین شخص کی فریاد پر اس کے مرحوم باپ کیلئے عذابِ قبر سے نجات کی دعا فرمائی تو اسے عذاب سے رہائی مل گئی۔ اس حکایت سے معلوم ہوا کہ بُزرگوں کی بارگاہ میں حاضری نزولِ رحمت کا سبب ہوتی ہے۔ ہم پر جب کوئی پریشانی آئے تو دنیا کے مالداروں اور بادشاہوں کی دہلیز پر سر جھکانے، ہاتھ پھیلانے کے بجائے اللہ پاک کے نیک بندوں کی بارگاہ میں حاضر ہونا چاہیے۔ ان سے اپنی پریشانیوں کے حل کی دُعائیں کروانی چاہئیں اور وقتاً فوقتاً ان کی صحبتِ بابرکت سے بھی فائدہ اُٹھاتے رہنا چاہیے، یہ ہماری دنیا و آخرت کی بہتری کیلئے بے حد مفید ثابت ہو گا اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ جیسا کہ ہمارے آقا و مولیٰ، پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس کی ترغیب دلاتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: کیا میں تمہاری اس چیز کی اصل پر رَہنمائی نہ کروں جس سے تم دنیا و آخرت کی بھلائی پالو (پس وہ اصل چیز یہ ہے کہ) تم ذِکْر والوں کی مجلس اختیار کرو اور جب تم تنہائی میں ہو تو جہاں تک ہو سکے اپنی زبان اللہ کریم کے ذِکر میں ہِلاتے رہو، اس کی راہ میں محبّت کرو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں عَداوَت کرو۔ (شعب الایمان، باب فی مقاربة...الخ، فصل فی المصافحة...الخ، الحديث ۹۰۲۴، ج ۶، ص ۴۹۲)

مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس سے مراد عُلَماءِ دِین، اولیاءِ کاملین، صالحین وَوَاصِلِیْن کی مجلسیں ہیں کیونکہ یہ مجلسیں جنّت کے باغات ہیں جیسا کہ دوسری حدیث شریف میں ہے یہ مجلسیں خواہ مدرسے ہوں یا درسِ قرآن و حدیث کی مجلسیں یا حضراتِ صوفیاءِ

www.dawateislami.net

کِرام کی ذِکْر کی محفلیں، یہ فرمان بہت جامع ہے، جس مجلس میں اللہ(عَزَّوَجَلَّ) کا خوف، حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کا عشق اور اطاعتِ رسول کا شوق پیدا ہو وہ مجلس اِکْسیر (بہت مفید) ہے۔(مر آۃالمناجیح، ۲۰۳/۶)

بُری صحبتوں سے کَنارہ کَشی کر کے اچھوں کے پاس آ کے پا مدنی ماحول
سَنور جائے گی آخرت اِنْ شَآءَ اللہ تم اپنائے رکھو سَدا مدنی ماحول

(وسائلِ بخشش، ص۶۴۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہُ رَحِیم کے نیک بندوں کی صحبت کے کئی فائدے(Benefits) ہیں۔ مثلاً ❁ ان کی سیرت و کردار اور اچھے اعمال دیکھ کر گناہوں سے بچنے کا ذہن بنتا ہے۔ ❁ اللہ پاک کے نیک بندوں کی صحبت سے نیکیاں کرنے کی سعادت مل جاتی ہے ❁ اللہ پاک کے نیک بندوں کی صحبت سے دل کی سختی دُور ہوتی ہے ❁ اللہ پاک کے نیک بندوں کی صحبت دل میں نرمی پیدا کرتی ہے، ❁ اللہ پاک کے نیک بندوں کی صحبت سے اچھی عادتیں پیدا ہوتی ہیں اور ❁ اللہ پاک کے نیک بندوں کی صحبت سے بُری خصلتیں دُور ہوتی جاتی ہیں۔ ❁ اللہ پاک کے نیک بندوں کی صحبت سے ایمان پر خاتمہ اور فکرِ آخرت نصیب ہوتی ہے۔ مگر جب بھی یہ سعادت نصیب ہو تو کسی دُنیاوی غرض سے نہ جائیں بلکہ دِینی نفع حاصل کرنے کی نیت سے جانا چاہیے کہ اس اچھی صحبت کی بڑی برکتیں ہیں اور بُری صحبت کے کئی نقصانات (Harm) ہیں مثلاً ❁ بُری صحبت کے اثرات فوراً اور تباہ کُن ہوتے ہیں، ❁ بُری صحبت نیک سیرت اور بھولے بھالے انسان کو پستیوں کی کھائی میں دھکیل دیتی ہے، ❁ بُری صحبت بُرائیوں میں اضافے اور مُعاشرے کے بگاڑ کا سبب بنتی ہے، ❁ بُری صحبت بسا اوقات ایمان کیلئے زہرِ قاتل بھی ثابت ہوتی ہے ۔ لہٰذا ہمیں کسی کی صحبت میں اُٹھنے بیٹھنے سے پہلے اچھی طرح سوچ

بچار کرلینی چاہیے کہ اس کی صحبت میرے لئے مفید ثابت ہوگی یا دنیا وآخرت کیلئے نقصان دہ ہوگی، جیسا کہ

امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا مولا علی مشکل کُشا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: فاجر (کُھلے عام گناہ کرنے والے) سے بھائی بندی نہ کرو کہ وہ اپنے (بُرے) فعل کو تمہارے لیے بنا سنوار کر پیش کرے گا اور یہ چاہے گا کہ تم بھی اس جیسے ہو جاؤ اور اپنی بدترین خَصلَت کو اچھا کر کے دکھائے گا، تمہارے پاس اس کا آنا جانا عیب اور باعثِ شرم ہے اور اَحمق سے بھی بھائی چارہ نہ کرو کہ وہ اپنے آپ کو مشقت میں ڈال دے گا اور تمہیں کچھ نفع نہیں پہنچائے گا اور کبھی یہ ہوسکتا ہے کہ تمہیں نفع پہنچانا چاہے گا مگر نقصان پہنچادے گا، اس کی خاموشی بولنے سے بہتر ہے، اس کی دُوری نزدیکی سے بہتر ہے اور (اس کی) موت زندگی سے بہتر۔

جھوٹے شخص سے بھی بھائی چارہ نہ کرو کہ اس کے ساتھ مُعاشرت (مل جُل کر رہنا) تمہیں نفع نہ دے گی، تمہاری بات دوسروں تک پہنچائے گا اور دوسروں کی تمہارے پاس لائے گا اور اگر تم سچ (Truth) بولو گے جب بھی وہ سچ نہیں بولے گا۔ (تاریخ ابن عساکر، ۵۱۶/۴۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اچھی صُحبت بہر حال اچھی ہوتی ہے اور بُری صحبت یقیناً بُری، اچھی صحبت کامیاب وکامران کرتی ہے اور بُری صحبت بندے کو برباد کرتی ہے تو اس لیے اچھی صحبت اختیار کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول عاشقانِ رسول کی صحبت فراہم کرتا ہے، اسے مضبوطی سے تھام کر ان عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں میں سفر اختیار کیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے وہ رحمتیں لُوٹنے کو ملیں گی کہ مرنے کے بعد شاید حسرت ہوگی کہ کاش! میری پوری

زندگی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں بسر ہوتی۔کاش!میں ہر ماہ کم از کم 3 دن کے مدنی قافلوں میں سفر کو معمول بنالیتا،کاش!عاشقانِ رسول کی صحبت میں میری پوری زِندگی سیکھنے سکھانے میں ہی بسر ہو جاتی۔اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اچھی صحبت اپنانے اور بُری صحبت سے دُور رہنے کی سعادت نصیب فرمائے۔اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

لُوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سُنّتیں قافلے میں چلو
علم حاصل کرو جہل زائل کرو پاؤ گے راحتیں قافلے میں چلو
سُنّتیں سیکھنے تین دن کیلئے ہر مہینے چلیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بعض مشائخ روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت سَیِّدُنا شیخ عبد القادر رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مدرسے میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے اٹھ کر اپنی لکڑی(Wooden) کی چپلیں پہن لیں اور وضو کر کے دو رکعت نفل ادا کرنے لگے، نماز کے بعد بلند آواز میں نعرہ لگایا اور اپنی ایک چپل پکڑ کر ہوا میں پھینکی جو ہماری نظروں سے غائب ہوگئی، پھر دوسرا نعرہ لگایا اور دوسری چپل بھی پھینکی وہ بھی دیکھتے ہی دیکھتے غائب ہوگئی پھر آپ اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ ہم میں سے کسی ایک کو حقیقتِ حال معلوم کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔23دن گزرنے کے بعد ایک قافلہ بغداد شریف پہنچا تو اس قافلے کا امیر کہنے لگا، ہمارے پاس حضرت غوثُ الاعظم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کیلئے تحفہ ہے لوگوں نے آپ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا،وہ لے آئیں۔ قافلے والوں نے ہمیں ایک من ریشمی کپڑا، بہت سا سونا اور وہ دونوں لکڑی کی چپلیں بھی پیش کیں جو ایک ماہ پہلے آپ نے ہوا میں پھینکی تھیں، ہمارے دریافت کرنے پر انہوں نے بتایا کہ ہم 3 صفر

المظفر بروز اتوار ایک جنگل میں سفر کر رہے تھے کہ یکایک ڈاکوؤں نے ہم پر حملہ کر دیا، ان کے 2 سر دار تھے وہ لوگ ہمارے مال و اسباب لُوٹ کر لے گئے اور کچھ مسافروں کو موت کے گھاٹ بھی اتار دیا اور قافلہ لُوٹنے کے بعد قریب ہی ایک وادی (Valley) میں مال تقسیم کرنے لگے۔ ہم نے پکار کر کہا کہ اگر اس وقت شیخ عبدُ القادر رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہماری مدد فرمائیں تو ہم اتنا تحفہ آپ کی خدمت میں پیش کریں گے۔ اسی دوران ہمیں وادی میں ایسے نعرے سنائی دیئے جس سے ساری وادی گُونج اٹھی اور وہ ڈاکو دہشت زدہ ہو گئے ہمارا خیال تھا کہ ڈاکوؤں پر شاید دوسرے ڈاکو حملہ آور ہو گئے ہیں مگر تھوڑی ہی دیر بعد چند ڈاکو ہانپتے کانپتے ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے اپنا مال واپس لے لو اور وہاں چل کر دیکھو ہم پر کیا گزری ہے۔ ہم وہاں پہنچے تو دیکھا کہ دونوں سر دار مر چکے ہیں اور دونوں کے پاس بھیگی ہوئی ایک ایک چپل پڑی ہے، ہمارے مال و متاع واپس کرتے ہوئے کہنے لگے کہ اس واقعہ کی کوئی عظیمُ الشَّان خبر ہے۔

(بهجة الاسرار فصول من كلامه مرصعا بشيئ من عجائب احواله مصطفى البابى مصر، ص ۱۳۲)

ہمارا بھی بیڑا لگا دو کنارے تمہیں نا خدائی ملی غوثِ اعظم
تباہی سے ناؤ ہماری بچا دو ہوائے مُخالف چلی غوثِ اعظم
فدا تم پہ ہو جائے نُوریِ مُضْطر یہ ہے اس کی خواہش دِلی غوثِ اعظم

(سامانِ بخشش، صفحہ ۱۰۸)

اللہ کی رحمت غوثِ پاک ہیں باعثِ برکت غوثِ پاک
ہیں صاحبِ عزّت غوثِ پاک دریائے کرامت غوثِ پاک

♣ مرحبا یا غوثِ پاک ♣ مرحبا یا غوثِ پاک ♣ مرحبا یا غوثِ پاک

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے معلوم ہوا کہ اگر ہم کسی مشکل میں پھنس جائیں، دُور دُور تک بظاہر کوئی مدد گار بھی نظر نہ آئے تو ایسے حالات میں اپنے پیرو مرشد حضرت سَیِّدُنا شیخ عبدُالقادر جیلانی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو حاجت رَوائی کیلئے پُکارنا چاہیے کہ **"یاغوثِ پاک میری مدد فرمایئے"** تو اللہ پاک کی رحمت سے اُمید ہے غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اپنے پریشان حال مرید کی مُشکل کُشائی کیلئے تشریف لے آئیں گے اور ایسے مشکل وقت میں بزرگوں کو مدد کیلئے پکارنے کی تو حدیثِ پاک میں بھی ترغیب موجود ہے، نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے یا راہ بھول جائے اور مدد چاہے اور ایسی جگہ ہو جہاں کوئی ہمدم (یعنی یارو مدد گار) نہیں تو اُسے چاہئے یوں پکارے: "یَاعِبَادَاللّٰہِ اَغِیْثُوْنِیْ، یَاعِبَادَاللّٰہِ اَغِیْثُوْنِیْ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندو! میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔ کہ اللہ پاک کے کچھ بندے ہیں جنہیں یہ نہیں دیکھتا۔ (المُعجَم الکَبیر ج۱۷/ ۱۱۷، حدیث: ۲۹۰)

ہمارے غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: جو کوئی مصیبت میں مجھ سے فریاد کرے یا مجھ کو پکارے تو میں اس کی مصیبت کو دور کر دوں گا اور جو کوئی میرے وسیلے سے اللہ کریم سے اپنی حاجت طلب کریگا تو ربِّ کریم اس کی حاجت کو پورا فرمادے گا۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ وبشراہم، ص۱۹۷)

غَیْرُ اللّٰہ سے مدد مانگنا کیسا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! ہمیں مشکلوں سے نجات دینے والے ربّ کی ذات کے علاوہ کسی غیر سے مدد مانگنا بالکل جائز عمل ہے، شریعت میں اس کی کہیں بھی ممانعت موجود نہیں ہے بلکہ اللہ پاک کے علاوہ دوسروں سے مدد مانگنے کا ثبوت موجود ہے جبکہ عقیدہ یہ ہونا چاہیے کہ اللہ

کریم کے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیائے عظام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی اس کی عطا سے مدد فرماتے ہیں ۔ جو لوگ اس طرح کی باتیں بناتے ہیں کہ صرف ربِّ کریم ہی سے مدد مانگنی چاہیے، انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیائے عظام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام سے مدد نہیں مانگنی چاہیے یہ ان پر شیطانی وار ہوتا ہے، اس طرح کی باتیں کرنے والے بسا اوقات انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیائے عِظام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی توہین بھی کر جاتے ہیں اور توہینِ انبیاء کے سبب سیدھا کُفر میں جا پڑتے ہیں۔ اس وسوسے (Suspicion) کی کاٹ کیلئے یہ بات ذہن میں بٹھا لیجئے کہ حقیقتاً مدد فرمانا صرف اللہ پاک کی ذاتِ پاک کے ساتھ ہی خاص ہے۔ اس کی عطا کے بغیر کوئی ذرّہ بھی فائدہ نہیں دے سکتا، ہاں اس کی عطا سے اس کے مُقرَّب بندے یا دیگر جاندار و بے جان اشیاء **"نفع و نقصان"** کے مالک ہو سکتے ہیں جیسا کہ پارہ 1 سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ آیت نمبر 45 میں ربِّ کریم کا ارشاد ہے:

وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ

تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور صبر اور نماز سے مدد چاہو ۔

(پارہ: ۱، بقرہ: ۴۵)

ذرا غور کیجئے! تمام مخلوق کو پیدا کرنے والا رَبّ خود حکم فرما رہا ہے کہ صبر اور نماز سے مدد مانگو۔ اب اگر اللہ کریم کے علاوہ مدد مانگنا ناجائز ہوتا تو اللہ پاک یہ حکم کیوں اِرشاد فرماتا کہ صبر اور نماز سے مدد چاہو! کیونکہ صبر اور نماز خدا نہیں بلکہ غیرِ خدا ہیں۔ اسی طرح پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّسَاء کی آیت نمبر 64 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ﴿۶۴﴾

تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے

www.dawateislami.net

توضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والامہربان پائیں۔ (پارہ:۵،النسآء:۶۴)

اِمامِ اَہلسنّت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیت کے تحت اِرْشاد فرماتے ہیں: کیا اللہ پاک (اپنے محبوب کی اُمّت کے گناہوں کو) اپنے آپ نہیں بخش سکتا تھا۔ پھر یہ کیوں فرمایا کہ اے نبی! تیرے پاس حاضر ہوں اور تُو اللہ (پاک) سے ان کی بخشش چاہے تو یہ دولت ونعمت پائیں گے۔ (رَبِّ کریم کا گناہگاروں کو درِ مُصْطَفٰے پہ حاضری کا حکم دینا اور وہاں رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنا سفارشی بنوانا یہی غَیْرُاللہ سے مدد مانگنا ہے اور) یہی ہمارا مطلب ہے۔ جو قرآن کی آیت صاف فرمارہی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ:۲۱/۳۰۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اللہ پاک کے علاوہ دوسروں سے مدد مانگنا بالکل جائز ہے بلکہ یہ تو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سُنَّت ہے حتی کہ اللہ پاک نے بھی اپنے بندوں سے مدد مانگی ہے حالانکہ وہ قادرِ مطلق ہے ہرگز ہرگز کسی کا محتاج نہیں، آیئے! سنئے کہ اللہ کریم اپنے بندوں سے کن الفاظ میں دِین اسلام کی مدد کا حکم فرمارہا ہے، چنانچہ پارہ 26 سورۂ محمد آیت نمبر 7 میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ وَ یُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝۷

تَرْجَمَۂ کنز الایمان: اے ایمان والو اگر تم دینِ خدا کی مدد کروگے اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جمادے گا۔ (پ۲۶، محمد۷)

غور کیجئے! کیا اللہ پاک اپنے دِین کو پھیلانے پر قادر نہیں ہے؟ یقیناً قادر ہے لیکن اس کی مشیّت ہے کہ بندوں سے فرمارہا ہے کہ تم اگر دینِ خدا کی مدد کروگے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا۔ یادرہے کہ اللہ پاک غنی اور بے نیاز ہے، اسے نہ بندوں کی مدد کی حاجت ہے اور نہ ہی وہ اپنے دِین کی ترویج واِشاعت (Propagation) اور اسے غالب کرنے میں بندوں کی مدد کا محتاج ہے، یہاں جو بندوں کو اللہ پاک کے دِین کی مدد کرنے کا فرمایا گیا یہ دراصل ان کے اپنے ہی فائدے کے لئے ہے کہ اس صورت میں انہیں اللہ کریم کی مدد

www.dawateislami.net

حاصل ہوگی اور اللہ پاک کی طرف سے انہیں ثابت قدمی نصیب ہوگی۔ (صراط الجنان، ۹/۲۹۹، بتغیر قلیل)

اسی طرح انبیائے کرام نے بھی اللہ پاک کے سِوا غیروں سے مدد مانگی ہے جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے حَواریوں سے مدد طلب فرمائی چنانچہ "پارہ 28، سُوْرَۃُ الصَّف، آیت نمبر 14 میں ارشاد ہوتا ہے:

قَالَ عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ لِلۡحَوَارِیّٖنَ مَنۡ اَنۡصَارِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ ؕ قَالَ الۡحَوَارِیُّوۡنَ نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ

تَرْجَمۂ کنز الایمان: عیسیٰ بن مریم نے حواریوں سے کہا تھا کون ہے جو اللہ کی طرف ہو کر میری مدد کریں حواری بولے ہم دینِ خدا کے مددگار ہیں۔

(پ۲۸، صف ۱۴)

حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جب تبلیغ کے لیے فرعون کے پاس جانے کا حکم ہوا تو انہوں نے بندے کی مدد حاصل کرنے کے لیے بارگاہِ خُداوندی میں عرض کی، چنانچہ "پارہ 16 سورۂ طٰہٰ، آیت نمبر 29 تا 31 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَاجۡعَلۡ لِّیۡ وَزِیۡرًا مِّنۡ اَہۡلِیۡ ﴿۲۹﴾ ہٰرُوۡنَ اَخِی ﴿۳۰﴾ اشۡدُدۡ بِہٖۤ اَزۡرِیۡ ﴿۳۱﴾

تَرْجَمۂ کنز الایمان: اور میرے لئے میرے گھر والوں میں سے ایک وزیر کردے۔ وہ کون، میرا بھائی ہارون اس سے میری کمر مضبوط کر۔

(پ۱۶، طٰہٰ ۲۹تا۳۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً ان آیاتِ مبارکہ کو سُن کر اس شیطانی وسوسے کی ضرور کاٹ ہوگئی ہوگی کیونکہ انبیائے کرام نے بھی اللہ کریم کے سِوا دوسروں سے مدد مانگی ہے اگر مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ اللہ پاک کے سِوا کسی سے مدد مانگنا شرک ہوتا تو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کیسے کرسکتے تھے؟ ہمارے بُزرگانِ دِین کا بھی یہ عقیدہ (Belief) تھا کہ جب کسی پریشانی، آفت، مصیبت، تکلیف میں اللہ

پاک کے نیک بندوں کو مدد کیلئے پکارا جائے تو وہ اس کی عطا کردہ قُوّت سے مدد فرماتے ہیں یہی وجہ تھی کہ یہ لوگ مشکل وقت میں "**یاغوث المدد**" کہہ کر غوثِ پاک رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو پکارتے تو ان کی مشکل دُور ہو جاتی تھی آیئے! اس سے متعلق ایک حکایت سنئے، چنانچہ

المدد یاغوث اعظم

حضرتِ بشر قرظی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں شکر سے لدے ہوئے 14 اُونٹوں سَمیت ایک تجارتی قافلے کے ساتھ تھا، ہم نے رات ایک خوفناک جنگل (Forest) میں پڑاؤ کیا، شب کے ابتدائی حصّے میں میرے 4 لدے ہوئے اُونٹ لاپتا ہوگئے جو تلاش کے باوُجود نہ ملے، قافِلہ بھی کُوچ کر گیا، شُتربان (اُونٹ ہانکنے والا) میرے ساتھ رُک گیا، صُبح کے وَقت مجھے اچانک یاد آیا کہ میرے پیرو مرشد سرکارِ بغداد حضور غوثِ پاک نے مجھ سے فرمایا تھا: جب بھی تُو کسی مصیبت میں مبتلا ہو جائے تو مجھے پکارے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ مصیبت جاتی رہے گی، چُنانچہ میں نے یوں فریاد کی: یا شَیخ عبدَ القادِر! میرے اُونٹ (Camels) گم ہوگئے ہیں، یکایک جانبِ مشرِق ٹیلے پر مجھے سفید لباس میں ملبوس ایک بُزرگ نظر آئے جو اِشارے سے مجھے اپنی جانب بُلا رہے تھے، میں اپنے شُتربان کو لے کر جُوں ہی وہاں پہنچا کہ وہ بُزرگ نگاہوں سے اَوجھل ہوگئے، ہم اِدھر اُدھر حیرت سے دیکھ ہی رہے تھے کہ اچانک وہ چاروں گُمشُدہ اُونٹ ٹیلے کے نیچے بیٹھے ہوئے نظر آئے ہم نے فوراً انہیں پکڑ لیا اور اپنے قافلے سے جا ملے۔ (بَھجَۃُ الاسرار، ص ۱۹۶)

کیوں نہ جاؤں میں غوث پرواری، آفتیں دُور ہوگئیں ساری
جب تڑپ کر انہیں پکارا ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی

(وسائل بخشش مرمم، ص ۵۷۸)

www.dawateislami.net

سُلطانِ ولایت غوثِ پاک ولیوں پہ حکومت غوثِ پاک

شہبازِ خطابت غوثِ پاک فانوسِ ہدایت غوثِ پاک

♣مرحبایاغوثِ پاک♣مرحبایاغوثِ پاک♣مرحبایاغوثِ پاک

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی درس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے عقیدے کی حفاظت، فکرِ آخرت، گناہوں سے نفرت اور نیکیوں کی طرف رغبت کا ذہن پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر **12 مَدَنی کاموں** میں خُوب حصّہ لیجئے۔12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"مدنی درس"** بھی ہے، جو عِلْمِ دِیْن سیکھنے سکھانے کا نہایت مؤثر ذریعہ ہے۔✤**مدنی درس** بہت ہی پیارامدنی کام ہے کہ اِس کی برکت سے مسجد کی حاضری کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔✤**مدنی درس** کی برکت سے **مطالعے** کا بھی موقع ملتا ہے۔✤**مدنی درس** کی برکت سے **مسلمانوں سے ملاقات** وسلام کی سُنّت عام ہوتی ہے۔ ✤**مدنی درس** کی برکت سے امیرِ اہلسنّت کے مختلف موضوعات پر مشتمل کتب ورسائل سے علمِ دِین سے مالامال **قیمتی مدنی پھول اُمّتِ مسلمہ** تک پہنچائے جا سکتے ہیں۔✤**مدنی درس**، **بے نمازیوں کو نمازی** بنانے میں بہت معاون ہے۔✤مسجد کے علاوہ **چوک، بازار، دُکان** وغیرہ میں اگر **"مدنی درس"** ہو گاتواس کی برکت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی وہاں بھی **تشہیر ونیک نامی** ہو گی۔

دُعائے عطار: یاربِّ محمّد عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم !جو اسلامی بھائی یا اسلامی بہن روزانہ 2 درس دیں یاسُنیں ان کو اور مجھے بے حساب بخش اور ہمیں ہمارے مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ

وَسَلَّمَ کے پڑوس میں اکٹّھا رکھ۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

جو دے روز دو درسِ فیضانِ سنّت
میں دیتا ہوں اس کو دُعائے مدینہ

آیئے ! عمل کا جذبہ بڑھانے کیلئے مدنی درس کی ایک مدنی بہار سنتے ہیں، چنانچہ

اسکول میں مدنی درس دینے کی برکت

مدینۃُ الاولیاء (ملتان) کے مقیم اسلامی بھائی مدنی ماحول سے وابستگی سے قبل اپنی زندگی کے قیمتی لمحات فضولیات میں برباد کررہا تھے جس کا انہیں ذرا بھی احساس نہ تھا، دِینی معلومات سے ناواقف، کرکٹ کے شیدائی اور گانے، باجوں اور فلموں، ڈراموں کے جنون کی حد تک شوقین تھے۔ نامحرم عورتوں سے اِختلاط ان کے نزدیک باعثِ شرم نہ تھا، ان کی زندگی میں تبدیلی آئی کہ خوش قسمتی سے انہیں اسکول میں کچھ ایسے دوستوں کی صحبت میسر آئی جو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ تھے، سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے سفید لباس میں ملبوس وہ نہایت بھلے معلوم ہوتے تھے، اپنی کلاس میں درس دینا اور درس کے بعد انتہائی محبت سے ملاقات کرکے انفرادی کوشش کے ذریعے نیکی کی دعوت دینا ان کا روزانہ کا معمول تھا، وہ اسلامی بھائی ان کے اخلاق وکردار سے بے حد متأثر ہو چکے تھے، میٹرک کا امتحان دینے کے بعد انہیں بھی درس دینے کا شوق ہوا اور انہوں نے درس دینا شروع کردیا۔ رفتہ رفتہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسائل پڑھنے کا معمول بن گیا جس کی برکت سے دل کی دنیا بدل گئی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نگاہیں جھکا کر دِھیمی آواز سے گفتگو کرنے کی عادت بن گئی، سر پر سبز سبز عمامہ شریف سجا کر سنّتوں کا خوب خوب چرچا کرنے لگے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شان و عظمت کے بارے میں سن رہے تھے کہ آپ کو مشکل وقت میں یا غوث، یا غوث المدد، یا شیخ عبد القادر وغیرہ الفاظ سے مدد کیلئے پکارا جائے تو آپ مدد فرماتے ہیں اور اس طرح اولیائے کرام کو دُور سے پکارنا بالکل جائز ہے کیونکہ یہ اللہ پاک کے مُقرَّب بندے اس کے عطا کردہ اختیار (Authority) سے لوگوں کی نہ صرف فریاد سنتے ہیں بلکہ ان کی مدد کیلئے تشریف بھی لاتے ہیں جیسا کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی گئی کہ حضرت سَیِّدنا احمد زرّوق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا ہے کہ جب کسی کو کوئی تکلیف پہنچے تو یا زرّوق کہہ کر ندا کرے میں فوراً اس کی مدد کروں گا۔ تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا: میں نے جب بھی اِستِعانت (یعنی مدد طلب کی) یا غوث رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہی کہا۔ "یَك دَر گیرُ مُحکَم گِیر" (ایک ہی دَر پکڑ و مگر مضبوط پکڑو)۔

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت حصہ سوم، ص ۴۰۰)

معلوم ہوا کہ ہمارے بُزرگوں کا یہ طریقہ تھا کہ پریشانی کے وقت دُور ہوتے یا قریب اپنے پیر و مرشد کو پکارا کرتے تھے۔ یاد رکھئے! دُور سے کسی کی فریاد کو سُن لینا اور وہاں کے حالات سے باخبر ہو جانا کوئی ایسی بات نہیں جو بندے کیلئے ناممکن ہو یہ سب اللہ پاک کی عطا سے یقیناً ممکن بلکہ ثابت بھی ہے جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا ساریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نَہاوَنْد کی سرزمین پر مصروفِ جہاد تھے کہ ایک دن حضرت سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مسجدِ نبوی کے منبر پر خطبہ پڑھتے ہوئے اچانک ارشاد فرمایا کہ یَا سَارِیَۃُ الْجَبَل (یعنی اے ساریہ! پہاڑ کی طرف اپنی پیٹھ کرلو) حاضرینِ مسجد حیران رہ گئے کہ حضرت ساریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تو سر زمینِ نہاوند میں ہیں اور مدینۂ منورہ سے سینکڑوں مِیل کی دُوری پر ہیں۔ آج امیر المؤمنین نے انہیں کیسے پکارا؟ لیکن نہاوند سے جب حضرت ساریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا قاصد آیا تو اس نے بتایا کہ میدانِ

www.dawateislami.net

جنگ میں جب غیر مسلموں سے مقابلہ ہوا تو ہمیں شکست ہونے والی تھی کہ اتنے میں ایک آواز آئی کہ اے ساریہ! تم پہاڑ(A Mountain) کی طرف اپنی پیٹھ کرلو۔ حضرت ساریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ یہ تو امیر المؤمنین حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی آواز ہے، یہ کہا اور فوراً ہی اپنے لشکر کو پہاڑ کی طرف پُشت کر کے صف بندی کا حکم دیا اور اس کے بعد جنگ کا پانسہ ہی پلٹ گیا اور غیر مسلموں کا لشکر میدانِ جنگ چھوڑ کر بھاگ نکلا اور افواجِ اسلام نے فتحِ مبین کا پرچم لہرا دیا۔

(تاریخ الخلفاء، ص ۹۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے واضح ہو گیا کہ دُور سے کسی کو مُلاحظہ کرلینا یا دُور کی آواز کو سُن لینا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے بالکل ممکن ہے۔ اس سائنسی ترقی کے دور میں اس بات کو سمجھنا یوں بھی مشکل نہیں کہ آج ہم جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے دنیا کے کسی بھی خطے میں بیٹھ کر نہ صرف کسی سے بات کرسکتے ہیں بلکہ دیکھ بھی سکتے ہیں، مثلاً آپ بغداد شریف کے کسی اسلامی بھائی کا فون نمبر ملائیں، فون پر وہ آپ سے ایک سائنسی کنکشن کے ذریعے بات کرے گا، تو جب اتنی طویل مسافت کے باوجود فون کے ذریعے ایک دوسرے کی آواز کو سنا جاسکتا ہے، ویڈیو کالز(Video Calls) کے ذریعے ایک دوسرے کو دیکھا بھی جاسکتا ہے تو جو اللہ کریم کے ولی ہیں، جن کے بارے میں حدیثِ پاک میں یہ ارشاد موجود ہے کہ بندہ نوافل کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اسے اپنا مقبول بندہ بنالیتا ہوں پھر میں اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے میں اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، میں اس کی زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے، میں اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، ۴/۲۴۸، الحدیث: ۶۵۰۲) یعنی اللہ پاک ان کو بہت زیادہ طاقت عطا فرمادیتا

www.dawateislami.net

ہے کہ وہ دُور والوں کو دیکھ لیتے اور ان کی فریاد بھی سُن لیتے ہیں، دلوں سے آر پار نظر کر لیتے ہیں، جب ان کو دُور سے سننے اور دیکھنے کی طاقت حاصل ہو جاتی ہے اور ان کے چلنے میں، ان کے پکڑنے میں اللہ پاک کی عطا سے بہت زیادہ قوت آجاتی ہے تو پھر وہ نیک لوگ مدد بھی فرماتے ہیں اور اپنے پکارنے والے کی حاجت روائی بھی کرتے ہیں تو پھر کوئی یا غوث کہے یا خواجہ مُعینُ الدِّین کہے یا داتا گنج بخش کہے سب جائز ہے۔ اب سائنس دانوں کو دیکھ لیجئے کتنی ترقی کرلی ہے کہ دُنیا بھر میں ایسے آلات ایجاد کرلئے کہ جہاں چاہیں بات کرلیں، جہاں چاہیں جو مرضی دیکھ لیں تو جب یہ نظام اتنا مضبوط ہو سکتا ہے کہ ہزاروں کلومیٹر سے آواز سنُی بھی جا سکتی ہے اور دوسرے کو اپنی آواز پہنچائی بھی جاسکتی ہے تو کیا روحانی کنکشن کے ذریعے اللہ پاک کے ولی، تمام اولیاء کے سردار اپنے مریدین کی آواز کو نہیں سُن سکتے؟ یاد رکھئے! سائنسی کنکشن کو رُوحانی کنکشن سے کوئی مُماثلت نہیں، رُوحانی کنکشن بہت مضبوط (Strong) اور پاور فُل ہے، تمام سائنسی آلات غوثِ پاک کے قدموں کی خاک کے برابر بھی نہیں ہو سکتے تو ان سے بڑھ کیسے ہوسکتے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں جو کچھ ملا غوثِ پاک کے صدقے میں ملا، یہ دعوتِ اسلامی ان کے غلاموں، ان کے نام لیواؤں اور یا غوث کہنے والوں کا ایک بہت بڑا قافلہ ہے۔

میں جہنّم میں نہ اب جاؤں گا اِنْ شَآءَ اللہ
رہنما تم کو جو میں نے ہے بنایا یا غوث

(وسائل بخشش مرمم، ص۵۴۱)

مجلس مزاراتِ اولیاء

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے، سُنّتوں کی خوشبو پھیلانے، لوگوں کے دلوں میں اولیائے کرام کی محبت کی روشنیاں عام کرنے میں

مصروف ہے۔ساری دنیا میں مَدَنی کام کو مُنَظَّم کرنے کے لئے تقریباً 104 شعبہ جات (Departments) قائم ہیں ،انہی میں سے ایک شعبہ **”مجلسِ مزاراتِ اولیاء“** بھی ہے،اس شعبے کے ذِمہ داران دیگرمدنی کاموں کے ساتھ ساتھ بُزرگانِ دِین کے مزاراتِ مبارکہ پر حاضر ہوکر مختلف دِینی خِدمات سرانجام دیتے ہیں۔ مثلاً حتَّی المقدُور صاحبِ مزار کے عُرس کے موقع پر اِجتماعِ ذکرونعت کا اِنْعِقاد،مزارات سے مُلْحِقَہ مساجِد میں عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافلے سفر کروانا اور بالْخُصُوص عُرس کے دنوں میں مزارشریف کے اِحاطے میں سُنّتوں بھرے مَدَنی حلقے لگانا،جن میں وُضو، غُسل، تیمم، نمازاورایصالِ ثواب کا طریقہ،مزارات پر حاضری کے آداب اور سرکارِمدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتیں سکھائی جاتی ہیں نیزدعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات و مدنی مذاکروں میں شرکت،مدنی قافلوں میں سفراورمدنی انعامات پر عمل کی ترغیب بھی دِلائی جاتی ہے،ایامِ عُرس میں صاحبِ مزار کی خدمت میں ڈھیروں ڈھیرایصالِ ثواب کے تحائف (Gifts) پیش کرنا نیزصاحبِ مزاربُزرگ کے سَجادہ نشین،خُلَفَااورمَزارات کے مُتوَلّی صاحبان سے وقتاً فوقتاًملاقات کرکے اِنہیں دعوتِ اسلامی کی خِدمات،جامعاتُ المدینہ ومدارِسُ المدینہ اورملک و بیرونِ ملک ہونے والے مَدَنی کاموں سے آگاہ کرناوغیرہ۔اللہ کریم دعوتِ اسلامی کو دن دُگنی رات چُگنی ترقی عطا فرمائے۔اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے اولیاء کے سردار حضور غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے متعلق سنا کہ

❖ ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اللہ پاک نے بڑی شان عطا فرمائی تھی۔

www.dawateislami.net

❖ ہمارے غوث پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اللہ پاک کی عطا سے حاجت روا ہیں۔

❖ ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مشکل وقت میں اپنے مُریدوں کی مدد فرماتے تھے۔

❖ ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ انسانوں اور جنّات کے بھی سردار ہیں۔

❖ ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دعا سے عذابِ قبر دُور ہو جاتا تھا۔

❖ ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو المدد یا غوثِ اعظم یا شیخ عبد القادر جیلانی کہہ کر پکارنا جائز ہے۔

❖ ہمارے اسلاف بھی مشکل وقت میں اللہ پاک کے نیک بندوں سے مدد مانگتے تھے۔

ربِّ کریم سے دُعا ہے کہ ہمیں شیطانی خیالات سے بچتے ہوئے اولیائے کرام سے محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی برکات سے مستفیض فرمائے۔اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے میری سنت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (ابنِ عساکر ج۹ ص۳۴۳)

سینہ تِری سنت کا مدینہ بنے آقا جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"کرم یارَسُولَ اللہ" کے 13 حُرُوف کی نسبت سے پانی پینے کے 13 مَدَنی پھول

دو فرامین مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم :

(1) اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں مت پیو، بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو اور پینے سے قبل بِسْمِ اللہ پڑھو اور فراغت پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کہا کرو (تِرمِذی ج۳ص۳۵۲حدیث۱۸۹۲) (2) نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے برتن (Pot) میں سانس لینے یا اس میں پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔

(ابو داو،د ج۳ص۴۷۴حدیث۳۷۲۸)

مشہور مفسرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: برتن میں سانس لینا جانوروں کا کام ہے نیز سانس کبھی زہریلی ہوتی ہے اِس لیے برتن سے الگ منہ کرکے سانس لو، (یعنی سانس لیتے وقت گلاس منہ سے ہٹالو) گرم دودھ یا چائے کو پھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرو بلکہ کچھ ٹھہرو، قدرے ٹھنڈی ہو جائے پھر پیو۔ (مراٰۃ ج۶ص۷۷) البتّہ درودِ پاک وغیرہ پڑھ کر بہ نیّتِ شفا پانی پر دم کرنے میں حَرَج نہیں (3) پینے سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھ لیجئے (4) چوس کر چھوٹے چھوٹے گھونٹ پئیں، بڑے بڑے گھونٹ پینے سے جِگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے (5) پانی تین سانس میں پئیں (6) بیٹھ کر اور سیدھے ہاتھ سے پانی نوش کیجئے (7) لوٹے وغیرہ سے وُضو کیا ہو تو اُس کا بچا ہوا پانی پینا 70 مرض سے شِفا ہے کہ یہ آبِ زم زم شریف کی مُشابَہَت رکھتا ہے، ان دو (یعنی وُضو کا بچا ہوا پانی اور زم زم شریف) کے عِلاوہ کوئی سا بھی پانی کھڑے کھڑے پینا مکروہ ہے۔ (ماخوذ از: فتاوی رضویہ ج۴ص۵۷۵ ج۲۱ص۶۶۹) یہ دونوں پانی قبلہ رُو ہو کر کھڑے کھڑے پئیں (8) پینے سے پہلے دیکھ لیجئے کہ پینے کی شے میں کوئی نقصان دہ چیز وغیرہ تو نہیں ہے (اِتحافُ السّادۃ للزّبیدی ج۵ص۵۹۴) (9) پی چکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

www.dawateislami.net

کھیے (10) حُجّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمۃُ اللہِ الوَالِی فرماتے ہیں: بِسْمِ اللہ پڑھ کر پینا شروع کرے پہلی سانس کے آخِر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دوسرے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن اور تیسرے سانس کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھے (اِحیاءُ الْعُلُوم ج ۲ ص ۸) (11) گلاس میں بچے ہوئے مسلمان کے صاف ستھرے جھوٹے پانی کو قابلِ استعمال ہونے کے باوجود خواہ مخواہ پھینکنا نہ چاہئے (12) منقول ہے: سُؤْرُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ یعنی مسلمان کے جھوٹے میں شِفا ہے (الفتاوی الفقہیۃ الکبری لابن حجر الہیتمی ج ۴ ص ۱۱۷، کشف الخفاء ج ۱ ص ۳۸۴) (13) پی لینے کے چند لمحوں کے بعد خالی گلاس کو دیکھیں گے تو اس کی دیواروں سے بہ کر چند قطرے پیندے (Bottom) میں جمع ہو چکے ہوں گے انہیں بھی پی لیجئے۔

ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب (۱) 312 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

اَلْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص۶۵)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ [1]

﴿3﴾ رَحْمت کے سَتّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ [2]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

[1] ...

[2] ...القول البدیع، الباب الثانی، ص۲۷۷

www.dawateislami.net

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحْمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[1]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[2]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[3]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

---

[1] ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

[2] ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

[3] ... الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۳۲۹/۲، حدیث: ۳۰

www.dawateislami.net

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔(تاریخ ابن عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث:۴۴۱۵)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الۡحَلِیۡمُ الۡکَرِیۡمُ، سُبۡحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبۡعِ وَرَبِّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

---

[1] ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

www.dawateislami.net